سودا کینسل کرنے پر بیعانہ کی رقم ضبط کرنے کا حکم

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:FMD-4131 تاریخ:16-09-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ بکر نے زید کو ایک زمین خریدنے کے لیے ٹوکن کے نام سے کچھ رقم ایڈوانس جمع کروادی تاکہ وہ کسی اور سے عقد نہ کرے اور سودا طے کرنے کے لیے کچھ دنوں کا وقت مانگ لیا، مگر دو دن بعد کسی وجہ سے سودا کینسل کر دیا، تو کیا زید کو یہ حق ہے کہ بکر کی مکمل رقم یا اس میں سے کچھ ضبط کر لے یا اس پر بکر کی ساری رقم لوٹانا لازم ہے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں زید کو بکر کی دی ہوئی ایڈوانس رقم میں سے کچھ بھی ضبط کرنا، جائز نہیں، ایسا کرنا ظلم کرنا اور باطل طریقے سے دوسرے کا مال کھانا ہے، جو کہ حرام ہے اور وہ مال اسے حلال نہ ہوگا۔

یہی صورت بعض اوقات سودا مکمل ہو جانے کے بعد بھی درپیش ہوتی ہے اور بہت سے لوگ اس صورت میں بھی خریدار کی دی ہوئی کچھ نا کچھ رقم ضبط کر لیتے ہیں، اگرچہ سودا مکمل ہو جانے کے بعد فریقین میں سے کسی کو دوسرے کی رضامندی کے بغیر بلاوجہِ شرعی فسخِ عقد یعنی سودا ختم کر دینے کا اختیار نہیں، لیکن اس کے باوجود اگر خریدار سودا ختم کرنا چاہے اور بیچنے والا بھی اس فسخِ عقد کو قبول کر لے تو خریدنے والے کی ادا کی ہوئی ساری رقم اسے لوٹانا لازم ہے۔ اگر اس کے خلاف کرے یعنی سودا کینسل

ماننے کے باوجود نہ چیز اس کے حوالے کرے اور نہ اس کی دی ہوئی رقم تمام و کمال واپس کرے، تو یہ صریح ظلم و حرام ہو گا۔

سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا: ”کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ معاہدہ مابین زید و عَمْرو کے قرار پایا اور زید نے عَمرو کو عہ / بیس روپے بطور بیعانہ کے دئے، اب زید اپنی بدنیتی سے بلا قصور عَمْرو کے معاہدہ مذکورہ سے منحرف ہو گیا، تو اس صورت میں زید واپسی زر مذکور کا مستحق ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔“

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواباً ارشاد فرمایا: ”بیشک واپس پائے گا، بیع نہ ہونے کی حالت میں بیعانہ ضبط کر لینا جیسا کہ جاہلوں میں رواج ہے ظلمِ صریح ہے۔قال اللہ تعالی: ﴿وَ لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ﴾ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ۔ت)

ہاں اگر عقدِ بیع باہم تمام ہو لیا تھا یعنی طرفین سے ایجاب و قبول واقع ہو لیا اور کوئی موجِب تنہا مشتری کے فسخ بیع کر دینے کا نہ رہا، اب بلاوجہ شرعی زید مشتری عقد سے پھرتا ہے، تو بیشک عَمْرو کو روا ہے کہ اُس کا پھرنا نہ مانے اور بیع تمام شدہ کو تمام و لازم جانے۔اس کے یہ معنی ہوں گے کہ مبیع مِلکِ زید اور ثمن حقِ عَمْرو۔در مختار کے باب الاقالہ میں ہے: ”من شرائطھا رضا المتعاقدین“ (اقالہ کی شرطوں میں سے بائع و مشتری کا باہم رضامند ہونا ہے۔ت) یہ کبھی نہ ہو گا کہ بیع کو فسخ ہو جانا مان کر مبیع زید کو نہ دے اور اس کے روپے اس جُرم میں کہ تو کیوں پھر گیا ضبط کرے، ”ھل ھذا الا ظلم صریح“ (کیا یہ ظلم صریح نہیں ہے۔ت)۔“ (فتاوی رضویہ، جلد17، صفحہ94،95، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

فقیہ ملت حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی رحمۃ اللہ علیہ ایک سوال ”عام طور پر رائج ہے کہ جب ایک شخص کسی سے کوئی مال خرید تا ہے اور بیچنے والے کو کچھ رقم بیعانہ دیتا ہے، پھر کسی وجہ سے وہ مال لینے سے انکار کر دیتا ہے یعنی بیع کو فسخ کر دیتا ہے، تو بیچنے والا بیعانہ کی رقم ضبط کر لیتا ہے، خریدار کو واپس نہیں کرتا، تو یہ جائز ہے یا نہیں؟“ کے جواب میں فرماتے ہیں: ”جبکہ بیچنے والے نے خریدار کے انکار

کو مان لیا اور بیع کا فسخ منظور کر لیا، تو بیعانہ کی رقم واپس کرنا اس پر لازم ہے، اگر نہیں واپس کرے گا، تو سخت گنہگار حق العبد میں گرفتار ہو گا۔“

(فتاوی فیض رسول، جلد2، صفحہ377، مطبوعہ شبیر برادرز، لاھور)

مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد وقارالدین قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:”اگر خریدار قیمت ادا کرنے سے عاجز ہو جائے، تو بیع کو فسخ کر دیا جائے گا اور بیانہ (بیعانہ) کی رقم واپس کر دی جائے گی۔ شریعت کا قاعدہ ہے کہ ”المال بالمال“ یعنی کسی کا مالی نقصان ہو جائے، تو وہ اس کے بدلے میں مال لے سکتا ہے۔ یہاں خریدار نے کوئی مالی نقصان نہیں کیا، لہٰذا اس کا مال ضبط کرنا، ناجائز ہے۔ قرآن کریم نے فرمایا:﴿ وَ لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ﴾(سورۃ البقرۃ، آیت نمبر188) آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ(کنزالایمان)۔“

(وقارالفتاوی، جلد3، صفحہ262، بزمِ وقارالدین، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی فضیل رضا عطاری

11ربیع الاول1446ھ/16ستمبر2024ء

دار الافتاء اہلسنت
المفتی
daruliftaa@dawateislami.net

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے